آپ مجھے دیکھ رہے ہوتے...... جب اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو اٹھالیا، تو ہم نے اپنے امور میں غور کیا تو ہم نے اپنے دنیا کے لیے اسی شخص کو منتخب کرلیا جس کو نبی ﷺ نے ہمارے دین کے لیے پسند کیا تھا۔ اور نماز تو اسلام کی جڑ اور دین کی امیر تھی۔ تو ہم نے ابوبکر کی بیعت کرلی اور وہ اس کے لائق بھی تھے"۔ [مسند اهل بیت ح ۱۰۰۵، ابن عساکر] یہی مضمون معمولی فرق کے ساتھ اسد الغابہ، بیہقی وغیرہ میں بھی ہے۔ نیز تلخیص التسافی للطوسی ۲/ ۴۲۸، الغارات للثقفی ۱/ ۳۰۷ دیکھئے۔

◉ علامہ ابن ابی الحدید لکھتا ہے کہ ہمارے قدیم ومتاخر بصری وبغدادی علماء لکھتے ہیں کہ حضرت ابوبکر کی بیعت صحیح، شرعی اور قانونی بیعت تھی۔ یہ بیعت نص سے نہیں بلکہ انتخاب سے عمل میں آئی تھی، جس پر اجماع ہوگیا تھا۔ اور یہ بھی انتخاب کا طریقہ ہے۔ [شرح نهج البلاغه ۱/ ۷]

◉ جسٹس سید امیر علی کا منصفانہ بیان: "عربوں میں کسی قبیلہ کی سرداری اور سربراہی موروثی نہیں ہوتی اس کا انحصار انتخاب پر ہوتا ہے۔ عمومی حق رائے دہندگی کے اصول پر شدت سے عمل کیا جاتا ہے۔ قبیلہ کے تمام افراد کی سردار کے انتخاب میں آواز ہوتی ہے۔ انتخاب متوفی کے پسماندگان کے افرادِ نرینہ میں سن وسال وتقدم Seniyirty کے اصول پر ہوتا ہے۔ اس قدیم قانون وروایت کی پیغمبر ﷺ کے جانشین کے انتخاب میں بھی پابندی کی گئی۔ چونکہ حالات کی نزاکت کسی تاخیر کی اجازت نہیں دیتی تھی، اس لیے ابوبکر ؓ جو اپنی بزرگی، حیثیت اور مرتبہ کی بناء پر جو اُن کو مکہ میں حاصل تھا اور وہ عربوں کے حساب واندازہ میں بڑا مرتبہ رکھتے تھے، بغیر کسی تاخیر کے خلیفہ یا پیغمبر کے جانشین منتخب ہوئے۔

گستاخانہ فلم کے خلاف مذمتی ریلی

حالیہ توہین آمیز فلم اور خاکوں کے خلاف مین بازار غواڑی میں سکردو سیاچن روڈ پر ایک عظیم احتجاجی ریلی نکالی گئی۔ صدر اوباما کا علامتی پتلا بھی جلایا گیا۔ اس ریلی کا انعقاد اہلحدیث یوتھ فورس AYF کے نام سے ہوا۔ ریلی سے خطاب کرتے ہوئے AYF ضلع گانگ چھے کے صدر رستم عثمانی نے ناموس رسالت کے تحفظ کے لیے سنت نبوی کی پابندی کرنے، معاملاتِ زندگی میں ستھرائی اختیار کرنے اور بوقت ضرورت جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کے عہد کی تجدید کی۔ مقامی اخبارات نے بھی اس ریلی کی خبر شائع کی۔

[روزنامہ کے ٹو گلگت بلتستان 15 اکتوبر 2012ء، ہفت روزہ سیاچن 17 اکتوبر 2012ء]

نظام معاشرت قسط:۲

انسانیت اور اس کے تقاضے

محمد شریف بلغاری

دعوتِ فکر: محترم بھائیو! اللہ کریم کا فرمان ہے: ﴿أفلا یتدبرون القران أم علٰی قلوب أقفالها﴾ [سورۃ محمد ٢٤] "کیا یہ لوگ قرآن کریم پر غور وفکر نہیں کرتے؟ یا ان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں!"

⌘ وہ تمام حضرات جو قرآنی تعلیمات سے نابلد ہیں، قرآن فہمی کے لیے جن کے پاس "وقت نہیں ہے"، یعنی مغربی ثقافت سے مرعوب ہیں، یا دولت دنیا کے ہوس میں قرآنی ہدایت سے انجان بنے بیٹھے ہیں... ذرا دل پر لگے ہوئے تالے کھولیے..... وہ حضرات جو جمہوریت کی راگ الاپتے نہیں تھکتے، اس خانہ دل پر ذرا دومنٹ کے لیے تالا لگایئے ... اور قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیت پر غور کیجیے..... کیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جہاں قرآنی احکامات عمل پر پیرا ہونے کا حکم فرمایا، وہیں عیسائیوں اور یہودیوں کو بھی احکامات الٰہی کا پابند ہونے کا حکم نہیں فرمایا تھا؟ کیا اللہ کریم نے صرف مسلمانوں ہی کو قرآنی تعلیمات کا پابند بنایا تھا یا اہل مغرب کو بھی جن کی اکثریت عیسائی اور یہودی ہے؟ کیا کتب سماوی میں سے کسی بھی کتاب میں نظام الٰہی چھوڑ کر کہیں بھی خودساختہ نظاموں پر چلنے کا حکم ملتا ہے؟

کیا جمہوریت جس میں اکثریت کی رائے قابل اعتبار سمجھی جاتی ہے۔ اس کی کوئی شرعی حیثیت بھی ہے؟ قرآن کریم میں اللہ جل شانہ نے اپنے پیارے رسول ﷺ کو یوں ارشاد فرمایا: ﴿وإن تطع أكثر من فی الأرض یضلوک عن سبیل الله ط إن یتبعون إلا الظن وإن هم إلا یخرصون﴾ [الأنعام ١١٦] "اگر تو ان میں سے اکثر کا کہنا مانے جو زمین میں (بستے) ہیں تو وہ تجھے اللہ کے راستے سے بھٹکا دیں گے، وہ گمان کے سوا کسی چیز کی پیروی نہیں کرتے اور وہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ اٹکل دوڑاتے (اندازہ لگاتے) ہیں۔"

⌘ یہاں اللہ عزوجل نے اپنے نبی ﷺ کو خطاب کر کے اصل میں امت محمدیہ کو تنبیہ فرمایا ہے کہ حق وصداقت کا معیار "اکثریت" نہیں بلکہ اصل معیار دلائل وبراہین ہیں۔ اصل معیار وہ نظام سیاست ہے جو کتاب وسنت سے متصادم نہ ہو۔ اور وہ تمام اصول وضابطے، قوانین وقرار دادیں باطل اور لایعنی ہیں، جو نظام الٰہی کے خلاف ہوں۔ ظلم وبربریت، سفاکیت اور قتل وغارت گری کے حامی ہوں اور حقوق انسانی کے خلاف ہوں، ان کی حیثیت پرکاہ کے سوا کچھ نہیں۔ یہاں لفظ "ظن" اور "یخرصون" پر غور کیجیے کہ قوانین الٰہی کے متبادل نظام صرف گمان اور اندازہ ہی ہوسکتا ہے کہ یہ شاید معاشرہ کے لیے درست

ہوسکتا ہے؛ لیکن درستی کی ضمانت نہیں ہوسکتا، یہی وجہ ہے کہ آئے روز نظام بدلنا پڑ رہا ہے۔ نئے نئے قوانین پاس ہوتے جا رہے ہیں۔ جبکہ قانون الٰہی کی صلاحیت، حقانیت کی ضمانت خود احکامات الٰہی ہی ہے جو قیامت تک کے لیے ضابطہ حیات ہے۔

ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں تنبیہ فرمایا ہے کہ کافروں کے ہاں میں ہاں نہ ملاؤ: ﴿ يَاأيها الذين آمنوا إن تطيعوا فريقا من الذين أوتوا الكتاب يردو كم بعد إيمانكم كافرين ﴾[آل عمران ۱۰۰] "اے ایمان والو! اگر تم اہل کتاب کی ایک جماعت کی باتیں مانو گے تو وہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں مرتد کافر بنا دیں گے۔"

اور دنیا و آخرت کی کامیابی کے لیے ایک کسوٹی قائم کیا: ﴿ ومن يطع الله ورسوله فقد فاز فوزاً عظيما ﴾ [الأحزاب ۷۱] "اور جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرے تو یقیناً اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کر لی۔"

جب اللہ تعالیٰ ہمارے خالق، رسول اکرم ﷺ ہمارے ہادی ہیں، تو دوسروں کے در کے سوالی کیوں بنیں؟......

جب تک اسلام کے زریں اصولوں پر چلتے رہے مسلمان کامیاب و کامران رہے، حتیٰ کہ اسلام کے نظام حکومت کے اندر غیر مسلم تک بھی امن وسکون سے رہے، تو ایسے مسلّم صالح نظام کو چھوڑ کر کافروں کا طرز حکومت اپنانے کی کیا ضرورت آن پڑی ہے......؟؟؟

⌘ ذرا پھر سے "الحكم الجمهوري" (جمہوری حکومت) کی تعریف پر غور کیجئے...... یہ تعریف کسی مسلمان لغت دان کی نہیں؛ بلکہ لغت کی جدید کتاب "محيط المحيط" لکھنے والے معلم پطرس بستانی کی ہے، جو سائنس کا ماہر، کتاب مقدس (انجیل) کا عربی ترجمہ کرنے والا، جریدہ "نفير السورية" کا بانی، شام میں "المدرسة الوطنية" کا بانی تھا، جس میں اس نے جمہوریت کو واضح طور پر "**انسانوں کا وضع کردہ قانون**" کہا ہے، جسے بنا کر اس پر عمل کرنے کو واجب کر دے۔ اور اس وضعی قانون کو لاگو کرنے کے لیے نمائندوں کے انتخاب کرنے کو جمہوری طرز حکمرانی قرار دیا ہے۔

ابن منظور افریقی کی تعریف پر غور کریں تو پتہ چلتا ہے، کہ لوگوں کو اصل حقیقت کے خلاف اطلاعات دے کر اپنا الوسید ھا کرنے کو جمہوریت کہتے ہیں، جیسا کہ آج کل کی سیاست میں ہو رہا ہے۔ حتیٰ کہ جھوٹی خبریں گھڑ کر، بدنیتی سے اچھال کر کسی مسلم ملک پر دہشت گردی کی انتہا کر دی جاتی ہے، جیسا کہ عراق وافغانستان میں ہوا ہے۔

اور اگر الطاهر احمد الزلوی کی تعریف کو دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ جمہوریت ریت کے ٹیلے کو کہتے ہیں۔ یہ تعریف بھی حقیقت معلوم ہوتی ہے کہ جہاں جہاں بھی جمہوری نظام رائج ہے، وہ کیمونسٹ نظام کی طرح ریت کی دیوار ثابت ہو رہا ہے اور وہاں نظامہائے زندگی تتر بتر ہوتے نظر آتے ہیں۔

جمہوریت کی عنایات: جمہوریت کی علمبردار حکومتوں نے انسانیت کو کیا دیا ہے؟ ذرا موجودہ دور کے ترقی یافتہ ممالک کی جانب نظر کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس جمہوری نظام نے مرد وعورت کی تمیز ختم کر دی ہے۔ عریانیت وفحاشیت بلکہ بدکاری تک کی چھوٹ دی ہے۔ سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں باقاعدہ جنسیات کی تعلیم دی جاتی ہے۔ جنسی آزادی کی حد یہاں تک پہنچی ہے کہ کچھ مغربی ملکوں میں دو مرد آپس میں شادی رچاتے ہیں۔ الٰہی تعلیمات سے کیا یہ کھلی بغاوت نہیں؟

اللہ تعالیٰ کا حکم تو خواتین کے لیے یہ ہے: ﴿وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاهلية الأولىٰ﴾ [الأحزاب ۳۳]
''اور اپنے گھروں میں ٹکی رہو اور پرانی جاہلیت کی زینت ظاہر کرنے کی طرح میک اپ دکھاتی نہ پھرو۔''

⌘ یہ جمہوریت کے دلدادہ لوگ تو حسن نسوانی کے مقابلے کرواتے ہیں، حسینہ عالم کا انتخاب کرتے ہیں۔ ان بدکاروں کو تمغے دیتے ہیں۔ کیا یہی جمہوریت ہے جس کی بڑے بڑے مفکر لوگ مدح سرائی کرتے تھکتے نہیں......؟ اللہ تعالیٰ تو قرآن کریم میں عورتوں کو یہ حکم دیتے ہیں: ﴿فلا تخضعن بالقول فیطمع الذی فی قلبه مرض وقلن قولا معروفا۝﴾ [الأحزاب ۳۲] ''بات کرنے میں نرمی نہ کرو کہ جس کے دل میں (بدکاری) کی بیماری ہے طمع کر بیٹھے اور وہ بات کہو جو مناسب ہو۔'' جبکہ جمہوریت کی عنایات یہ ہیں کہ اچھی گلوکارہ، اداکارہ اور عمدہ ڈانسر کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ اور انہیں ستارہ، استاد اور فنکار جیسے اعزازی القاب سے نوازتے ہیں۔ غرضیکہ کنجروں اور کنجریوں کی حوصلہ افزائی اور عصمت وعفت کا تحفظ کرنے والیوں پر قسم قسم کے طعنے لگاتے، پھبتیاں کستے اور پابندیاں لگاتے ہیں۔

میرے باغیرت مسلمانو! علامہ اقبال کے کلام پر ذرا غور کیجئے:

ترے دریا میں طوفان کیوں نہیں ہے ۔۔۔ خودی تیری مسلمان کیوں نہیں ہے
عبث ہے شکوۂ تقدیر یزداں ۔۔۔ تو خود تقدیر یزداں کیوں نہیں ہے

ان جمہوریت کے علمبرداروں نے کیا الجزائر میں نظام جمہوریت کے تحت منتخب ''الجماعة الإسلامية'' کو پنپنے دیا؟؟ کیا یہ لوگ انتخاب میں جیتے نہیں تھے؟؟ پھر ان پر پابندی لگا کے اور انتخاب کے حق میں مظاہرہ کرنے والوں پر گولیوں کی بوچھاڑ کر کے خون مسلم بہایا نہیں؟؟ کیا فلسطین میں حماس نے اکثریت کا ووٹ حاصل نہیں کیا تھا؟؟ یہ تنظیم ان کے آلہ کار نہ بننے کی وجہ سے جمہوری طرز انتخاب میں فتح پانے کے باوجود ہر طرح کے حصار میں بند کر کے بے حساب بچوں اور عورتوں کو خاک وخون میں ملایا نہیں؟؟